www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

مادہ	الفاظ اور معانی
دبر	دُبُرٌ پیٹھ دَابِرٌ جڑ
	اَدْبَرَ پھرنا اِدْبَار پیچھے
	دَبَّرَ تدبیر کرنا تَدَبَّرَ غور کرنا
دثر	اِدَّثَّرَ اوڑھنا
دحر	دَحَرَ دھتکارنا۔ ہٹانا
دَحَضَ	اَدْحَضَ پھسلانا دَاحِضَۃٌ ردّی
دحی	دَحٰی بچھانا۔ پھیلانا
دخر	دَاخِرٌ ذلیل
دخل	دَخَلَ داخل ہونا اَدْخَلَ داخل کرنا
	اِدَّخَلَ سر گھسانا (۹/۵۷)
دخن	دُخَانٌ دھواں
درء	دَرَءَ ہٹانا
	(تَدَارَأَ ایک دوسرے پر
	جھگڑے میں الزام دھرنا (۲/۷۲)
درج	دَرَجَۃٌ رتبہ (ض ۲/۴)
	اِسْتَدْرَجَ آہستہ آہستہ (کوئی کام کرنا)
درّ	مِدْرَارٌ بارش دُرِّیٌّ چمکدار
درس	دَرَسَ پڑھنا اِدْرِیْسُ ض ۱/۱)
درک	دَرَکٌ پکڑنا اَدْرَکَ ض ۲/۴)—
	اَدْرَکَ پانا اِدَّارَکَ گر پڑنا
	(تَدَارَکَ سنبھالنا (۶/۴۹)
درهم	(دِرْهَمٌ سکّہ ض ۲/۴)
دری	دَرٰی جاننا اَدْرٰی آگاہ کرنا
دسر	دُسُرٌ میخ
دسّ	دَسَّ۔ دَسّٰی گاڑنا
دعّ	دَعَّ مارنا۔ ہٹانا
دعو	دَعَا پکارنا۔ دُعا دینا اِدَّعٰی مانگنا
	اَدْعِیَاءُ بے پالک متبنّٰی
دفء	دِفْءٌ گرمی حاصل کرنا

مادہ	الفاظ اور معانی
دفع	دَفَعَ دینا۔ سپرد کرنا۔ ہٹانا
	دَافِعٌ ہٹانا۔
دفق	دَفَقَ نکلنا
دَکَّ	دَکَّ چورا چورا۔ زمین بوس کرنا
	ہموار کرنا
دلک	دُلُوْکٌ ڈھلنا
دلّ	دَلَّ آگاہ کرنا دلیل دلیل
دلو	دَلْوٌ ڈول
دَلّٰی	آہستہ آہستہ (کوئی کام کرنا)
اَدْلٰی	لٹکانا۔ پہنچانا تَدَلّٰی لٹکنا
دمدم	دَمْدَمَ ہلاک کرنا۔ زمین بوس کرنا
دمر	دَمَّرَ ہلاک کرنا
دمع	دَمْعٌ آنسو (ض ۲/۴)
دمغ	دَمَغَ مارنا
دمو	(دم خون ض ۲/۴)
دنر	(دینار۔ سکّہ ض ۲/۴)
دنو	اَدْنٰی دنیا۔ ردّی کم (۵۸/۷)
	دَنٰی جھکنا۔ نزدیک ہونا
	اَدْنٰی (یُدْنِی) نزدیک کرنا
دود	(داؤد ض ۱/۱)
دور	دَارٌ شہر۔ گھر دائرۃ گردشِ ایام
	(ض ۳/۲)
	دَارَ پھرنا اَدَارَ لین دین کرنا
دول	دُوْلَۃٌ گردشِ ایام۔ مال و دولت
	(ض ۳/۲)
	دَاوَلَ بدلنا
دوم	دَامَ ہمیشہ رہنا
دون	دُوْنَ سوائے (کمتر ض ۳/۱)
دهر	دَهْرٌ زمانہ

مادہ	الفاظ اور معانی
دهق	دَهَقَ بھرنا
دهم	اَدْهَمَ سیاہ ہونا
دهن	دُهْنٌ تیل اَدْهَنَ نرم کرنا
دهی	اَدْهٰی سخت
دین	دَیْنٌ ادھار دِیْنٌ قیامت۔
	دِیْنٌ (ض ۳/۱)
	دَانَ بدلہ دینا تَدَایَنَ لین دین کرنا

ذ

مادہ	الفاظ اور معانی
ذئب	(ذِئْبٌ بھیڑیا ض ۲/۱)
ذءم	مذءوم ناپسندیدہ
ذبّ	ذُبَابٌ مکھی ذَبْذَبَ لٹکنا
ذبح	ذَبَحَ ذبح کرنا ذَبَّحَ مار ڈالنا
ذخر	اِدَّخَرَ اکٹھا کرنا
ذرء	پھیلانا۔ پیدا کرنا
ذرّ	ذُرِّیَّۃٌ اولاد
ذرع	ذِرَاعٌ بازو۔ ہاتھ
ذرو	ذَرَا اڑانا
ذعن	ذَعَنَ اطاعت کرنا
ذقن	(اذقان ٹھوڑی ض ۲/۴)
ذکر	ذِکْرٌ۔ تَذْکِرَۃٌ قرآن نصیحت
	ذَکَرٌ مرد (ض ۵/۱)
	ذَکَرَ یاد کرنا ذَکَّرَ یاد دلانا نصیحت کرنا
	تَذَکَّرَ نصیحت قبول کرنا
	اِدَّکَرَ یاد آنا۔ غور کرنا
ذکو	ذَکّٰی ذبح کرنا
ذلّ	ذِلَّۃٌ ذلّت اَذِلَّۃٌ کمزور
	ذَلَّ جھکنا۔ ذلیل ہونا
	اَذَلَّ ذلیل کرنا ذَلَّلَ مسخر کرنا
	جھکانا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ (۲۶/۹۴) تو وہ اور گمراہ (یعنی بت اور بت پرست) اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیے جائیں گے۔

۶۔ قَلَبَ، تقلیب الشیٔ بمعنی کسی چیز کو پھیرنے اور ایک حالت سے دوسری حالت میں لوٹانے کے ہیں اور قَلَبَ الثَّوْبَ بمعنی کپڑے کو الٹنا۔ قَلَبَ کا استعمال مادی اور معنوی دونوں طرح ہوتا ہے مادی کی مثال یہ ہے:

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ (۳۳/۶۶) جس دن اُن کے منہ آگ میں الٹائے جائیں گے۔

اور معنوی کی مثال یہ ہے:

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ حَتَّى جَاءَ الْحَقُّ (۹/۴۸) یہ پہلے بھی طالب فساد رہے ہیں اور بہت سی باتوں میں تمہارے لیے الٹ پھیر کرتے رہتے ہیں یہانتک کہ حق آپہنچا۔

۷۔ نَكَسَ اور نَكَّسَ، نَكَسَ بمعنی اوندھا کرنا اور نَكَسَ رَأْسَهٗ بمعنی ذلت یا ندامت سے سر جھکا دینا۔ (یہ محاورتاً استعمال ہوتا ہے اور نُكِسَ الْمَرِيضُ مریض کا دوبارہ بیمار پڑنا اور اَلنُّكَاس بمعنی بیماری کا دوبارہ عود کر آنا اور اَلنُّكْس بمعنی بیماری کا دوبارہ عود کر آنا۔ گر کر نہ سنبھلنا۔ پھر دوبارہ پہلے سے زیادہ زور سے گرنا اور النکس بمعنی بہت بوڑھے لوگ اور نکس بمعنی اوندھا کرنا اور اِنْتَكَسَ بمعنی سر کے بل گرنا، دوبارہ بیمار پڑنا۔ (منجد مف) ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ نُكِسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ (۲۵/۶۵) پھر شرمندہ ہو کر سر نیچا کر لیا۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۔ (۳۶/۶۸) اور جس کو ہم بڑی عمر دیتے ہیں اسے خلقت میں اوندھا کر دیتے ہیں۔

ماحصل: (۱) ارکس، نچلا سرا اوپر اور اوپر کا نیچے کر کے پھینک دینا۔
(۲) انتفك: صحیح رُخ کے علاوہ دوسرے رُخ پر پٹخ دینا۔
(۳) جثم، سینہ کے بل گرنا یا چمٹنا۔
(۴) کَبَّ: اوندھے منہ گرانا۔
(۵) کُبْکِبَ: لڑھکا کر اوندھے منہ گڑھے میں گرا دینا۔
(۶) قَلَبَ: کسی چیز کی حالت یا معاملہ کو الٹ دینا یا الٹ کر دینا۔
(۷) نکس اور نکّس: سر کو ندامت سے جھکانا۔ بیماری کا پہلے شدید حملہ ہونا جس سے بیمار سنبھل نہ سکے۔ بڑھاپے کا آدبانا جس سے عقل و حواس زائل ہونے لگے۔

الٹ پلٹ کرنا کے لیے فتن اور ابتلی "آزمائش کرنا" میں دیکھیے اور قَلَبَ "الٹ دینا" میں۔

۳۲۔ الگ کرنا (جدا یا علیحدہ کرنا)

کے لیے فَرَقَ، فَتَقَ، عَزَلَ، جَنَّبَ، مَازَ (میز) اور زَيَّلَ کے الفاظ آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاحت کرنا ہے۔ اور فَسَّرَ کسی چیز سے پردہ ہٹانا ہے (م۔ل منجد) اور عموماً دو الفاظ سے کی جاتی ہے۔ لفظ اَیْ سے مبہم کی وضاحت اور لفظ اَوْ سے معنی اور مراد کی وضاحت کی جاتی ہے۔ اور معنی جملہ کے ایک ایک لفظ کو کھول کر بیان کرنا اور تنزیل کا لحاظ رکھنا (فق ل ۴۳)

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا (۲۵/۳۳) اور یہ لوگ جو (اعتراض کی) بات لاتے ہیں ہم تمہارے پاس اس کا معقول اور خوب مشرح جواب بھیج دیتے ہیں۔

ماحصل (۱) وَصَفَ: کسی چیز کا حلیہ بیان کرنا
(۲) قَصَّ: کوئی قصہ یا ماجرا بیان کرنا۔
(۳) ضَرَبَ (مَثَلًا) مثال یا کہاوت بیان کرنا
(۴) حَدَّثَ: ایسی چیز بتانا جس سے عام لوگ بے خبر ہوں۔
(۵) بَیَّنَ: بات کو دلائل کے ساتھ بیان کرنا۔
(۶) صَرَّفَ: کسی بات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنا۔
(۷) فَصَّلَ: کوئی بات ترتیب وار اور الگ الگ کر کے بیان کرنا۔
(۸) فَسَّرَ مبہم اور مشکل مقامات کی وضاحت کرنا۔

۶۷۔ بیٹا۔ بیٹی

کے لیے وَلَدٌ، ولید، مولود، ابنٌ اور بنت کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ ولد: ہر وہ بچہ جسے ماں نے جنا وہ ولد بھی ہے ولید بھی اور مولود بھی۔ یہ تینوں الفاظ مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لغوی لحاظ سے ولید کی مؤنث ولیدۃ آتی ہے۔ لیکن قرآن میں ولیدۃ کا لفظ نہیں آیا۔ ان تینوں الفاظ میں اگر کچھ فرق ہے تو یہ کہ ولد کا لفظ ہر عمر والے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ایک بوڑھا آدمی بھی اپنے باپ یا ماں کا ویسے ہی ولد ہے۔ جیسے پیدا ہوتے وقت تھا۔ ولید کا لفظ پیدائش سے لے کر بلوغت سے پہلے تک کے لیے آتا ہے۔ قرآن میں ہے۔ فرعون نے موسیٰؑ کو مخاطب کر کے کہا،

اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا (۲۶/۱۸) کیا ہم نے تمہیں بچپنے میں پالا نہ تھا۔

اور مولود کی نسبت بالعموم باپ کی طرف ہوتی ہے۔ ماں کی طرف کم ہی ہوتی ہے۔ مولود لہ باپ کے معنوں میں اور مولود بیٹا کے معنوں میں آتا ہے۔ اس کا اطلاق بھی عموماً چھوٹے بچہ پر ہوتا ہے (منجد) تاہم بڑے پر بھی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری ہے،

وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا (۳۱/۳۳) اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکے گا۔

۲۔ ابن اور بنت: ابن بمعنی بیٹا (ج ابناء اور بنون۔ تصغیر بنی) اور بنت بمعنی بیٹی (ج بنات) اَبٌ اور اُمٌّ کی طرح یہ الفاظ بھی صرف صلبی بیٹے اور بیٹی کے معنی میں استعمال نہیں ہوتے بلکہ ان کا دائرہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ مثلاً بنی آدم، بنو اسمٰعیل وغیرہ اور قبائل کے تو نام ہی جدِ امجد کے نام پر چلتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ حَاشَ : کلمۂ استعجاب ہے۔ اور حَاشَا لِلّٰہِ ، سُبْحَانَ اللہ کے ہم معنی ہے۔ لیکن بہت محدود معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ کلمہ تنزیہہ اور کلمہ استثناء ہے (مف) کلمۂ استعجاب کے لحاظ سے بھی اس کا استعمال نہیں ہوتا (مف) ارشادِ باری ہے :

فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًاؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ۔ (۱۲/۳۱)	جب ان عورتوں نے حضرت یوسفؑ کو دیکھا تو ان کا رعب ان پر ایسا) چھا گیا کہ (پھل تراشتے تراشتے) اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور بلیساختہ بول اٹھیں کہ سبحان اللہ (یہ حسن اور یہ کردار) یہ آدمی نہیں، کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔

دوسرے مقام پر ہے :

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍؕ (۱۲/۵۱)	(بادشاہ نے عورتوں سے) پوچھا، بھلا اس وقت کیا ہوا تھا جب تم نے یوسفؑ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا؟ سب بول اٹھیں کہ حاشا للہ ہم نے ہم نے اس میں کوئی برائی معلوم نہیں کی

اور کبھی حاشا کے ساتھ کلّا کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ حَاشَ وَکَلَّا جو اپنے یا کسی دوسرے سے الزام کی پرزور تردید کے لیے آتا ہے۔ اس کا استعمال قرآن میں نہیں ہے۔ گویا حَاشَ میں الزام کی پرزور تردید کا پہلو شامل ہوتا ہے۔

ماحصل : (۱) سَبَّحَ : تسبیح کہنا۔ سبحان اللہ کا ذکر نا۔ اس ذات کی مثبت صفات کا ذکر اور اس کی حمد بیان کرنا

(۲) قَدَّس : بری اور منفی صفات کی تردید کرتے ہوئے کسی ذات یا چیز کا ذکر کرنا تنزیہہ کرنا

(۳) حَاشَ : سبحان کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور الزام کی تردید کے لیے آتا ہے۔

۱۳۔۔۔۔ تسکین (تسلّی)

کے لیے سَکِیْنَةٌ اور اِطْمَأَنَّ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ سَکِیْنَةٌ : سکون حرکت کے بعد ٹھہراؤ کو سکون کہتے ہیں۔ یہ جسمانی بھی ہو سکتا ہے اور ذہنی یا قلبی بھی۔ اگر ذہنی یا قلبی ہو تو اسے سَکِیْنَة کہا جاتا ہے۔ یعنی تفکرات اور غم و فکر سے دل کو نجات ملنا۔ اور قرار حاصل ہونا۔ قرآن میں ہے :

اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ (۹/۴۰)	جب پیغمبرؐ اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے تو خدا نے انؐ پر اپنی تسکین نازل فرمائی۔

۲۔ اِطْمَأَنَّ : اطمینان حاصل ہونا۔ خلجان، تردّد اور شک و شبہ کے بعد نفس کا سکون پذیر ہونا (مف) طبیعت کا مطمئن ہونا۔ ارشادِ باری ہے :

قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ	فرمایا کیا تم نے یقین نہیں کیا؟ کہا کیوں نہیں لیکن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عدوان بمعنی ظلم وزیادتی میں پہل کرنا۔ ارشادِ باری ہے :

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا (۲/۲۲۹) — یہ اللہ کے حدود (احکام) ہیں۔ ان سے آگے نہ بڑھو۔

دوسرے مقام پر فرمایا :

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ (۲/۱۷۳) — پھر جو شخص لاچار ہو، وہ نہ تو نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ حد (ضرورت) سے آگے نکل جانے والا تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔

یہاں بَاغٍ سے مراد یہ ہے کہ وہ فی الواقعہ اتنا ناچار نہ ہو کہ حرام کھانے پر مائل ہو جائے۔ مگر وہ یہ سمجھے کہ اتنا ناچار ہے۔ اور عَادٍ سے یہ مراد ہے کہ اگر تھوڑا سا حرام کھانے پر گزر ہو سکتی ہے تو زیادہ کھانا شروع کر دے۔

۵۔ فَرَطَ : پیش دستی ۔ آگے نکلنا۔ جلدی کرنا۔ پہل کرنا۔ فرط منه القول بلا سوچے سمجھے بات کہہ دینا (منجد) گویا یہ لفظ بلا سوچے سمجھے یا جلد بازی میں زیادتی کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور فَرَّطَ کمی اور کوتاہی کرنے کے لیے (لغت اضداد) ارشادِ باری ہے :

وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا (۱۸/۲۸) — اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے لگ گیا اور اس کا کام حد سے بڑھا ہوا تھا۔

۶۔ سَلَقَ ، دست درازی یا زبان درازی کرنا (مف) چڑھ چڑھ کے آنا (م۔ق) ہاتھ یا زبان سے دوسرے پر زیادتی کرنا۔ قرآن میں ہے :

فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ (۳۳/۱۹) — پھر جب (جنگ کا) خوف جاتا رہے تو (یہ منافقین) تیز زبانوں کے ساتھ تمہارے بارے میں زبان درازی کریں اور مال کے حصول میں لالچ رکھیں۔

۷۔ غلا : بمعنی مہنگا ہونا۔ غَلَا السِّعْر بھاؤ چڑھ جانا۔ غلا السهم تیر کو انتہائی دور تک پھینکنا۔ غَلَا فِی الْاَمْرِ مبالغہ کرنا۔ حد سے بڑھنا۔ فرطِ عقیدت میں کسی کی قدر و منزلت میں حد سے آگے نکل جانا (مف) یعنی انتہا پسندی سے کام لینا۔ ارشادِ باری ہے :

يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ (۴/۱۷۱) — اے اہل کتاب دین کے معاملہ میں حد سے نہ بڑھو اور خدا کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہو، مسیح عیسیٰ بن مریم (نہ خدا تھے نہ اس کے بیٹے بلکہ) وہ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ (بشارت) تھے۔

۸۔ شَطَطًا : مبالغہ میں زیادتی کرنا۔ حد سے بہت آگے نکل جانا (منجد) جھوٹ بولنا اور اس میں غلو کرنا۔ (م۔ق) قرآن میں ہے :

لَنْ نَّدْعُوَاْ مِنْ دُوْنِهٖ اِلٰهًا لَّقَدْ — ہم اس کے سوا کسی کو نہ پکاریں گے (اگر ایسا کیا تو)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ رَغِبَ: بمعنی رغبت کرنا یا رکھنا۔ کسی چیز کے حصول کی دل سے خواہش رکھنا اور اس کے لیے کوشش کرنا (مف) ارشادِ باری ہے:

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ (۹۴/۸) — پھر جب آپ فارغ ہوں تو محنت کیجئے اور اپنے رب کی طرف رغبت کیجئے۔

۲۔ تَنَافُس: نَفِسَ بمعنی حسد کرنا۔ اور نَفَّسَ (فی الامر) بمعنی کسی کام کی ترغیب دینا۔ اور تنافس بمعنی باہم فخر کرنا، کرم میں مقابلہ کی رغبت کرنا۔ بطور مقابلہ رغبت کرنا (منجد) رقیبانہ جذبہ سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی رغبت کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ (۸۳/۲۶) — ان کو سربمہر شراب خالص پلائی جائے گی جس کی مہر کستوری کی ہو گی۔ تو (نعمتوں کے) شائقین کو چاہیے کہ اسی میں رغبت کریں۔

ماحصل: رغب، کا لفظ عام ہے جبکہ تنافس اچھے کاموں میں رغبت میں مقابلہ کو کہتے ہیں۔

۱۳ ــــــ رکھنا

کے لیے وَضَعَ اور اَلْقٰی کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ وَضَعَ (ضد رَفَعَ بمعنی کسی چیز کو اٹھانا۔ بلند کرنا) اور وَضَعَ بمعنی کسی چیز کو آرام سے نیچے رکھنا اور رفیع کی ضد وضیع ہے بمعنی ایسا انسان جس کی معاشرہ میں کوئی قدر و منزلت نہ ہو۔ اور وضع حمل بمعنی بوجھ کو نیچے رکھنا خواہ یہ ظاہری ہو یا باطنی (مف) ارشادِ باری ہے:

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ (۹۴/۲) — اور ہم نے آپ سے وہ بوجھ بھی اتار رکھا جس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی۔

۲۔ اَلْقٰی کا اصل معنی ڈالنا ہے۔ اور رکھنا اور ڈالنا میں فرق یہ ہے کہ رکھنا میں آہستگی اور احتیاط کا پہلو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ اور اگر بے احتیاطی اور جلدی سے کام لیا جائے تو "پھینکنا" کہتے ہیں۔ اور ڈالنا ان دونوں کی درمیانی کیفیت ہے۔ پھر جب کبھی اَلْقٰی میں بھی آہستگی اور احتیاط کا پہلو موجود ہو اور اَلْقٰی بھی رکھنا کا معنی دے گا۔ اور اَلْقٰی میں دوسری خصوصیت یہ ہے کہ القی اس چیز کے ڈالنے یا رکھنے کو کہتے ہیں جسے دوسرے دیکھ سکیں جبکہ وضع میں یہ بات ضروری نہیں ہوتی۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ (۱۶/۱۵) — اور رکھ دیے زمین میں پہاڑ (عثمانی)
اور اسی نے زمین میں پہاڑ (بنا کر) رکھ دیے (جالندھری)

ماحصل: (۱) وَضَعَ: عام ہے۔ رکھی ہوئی چیز کسی کو نظر آئے یا نہ آئے۔
(۲) اَلْقٰی: کسی ایسی چیز کو نیچے رکھنا جسے دوسرے دیکھ سکیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) اِمْرَاَۃٌ: مَرْءٌ اور اِمْرَءٌ کی تانیث۔ جب وہ عمر نکاح کو پہنچ جائے۔ اور اس کی جمع نِسَاءٌ بھی آتی ہے اور نِسْوَۃٌ کسی خاص معاملہ سے متعلق عورتوں کا گروہ۔

۱۴۔ عہد۔ وعدہ۔ اقرار

کے لیے وَعْد، وَعِیْد، مَوْعِدَۃ اور مِیْعَاد، عَہْد، ذِمَّۃٌ، اِصْرٌ، مِیْثَاق اور عُقُوْد کے الفاظ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ وَعْد: بمعنی وعدہ کرنا۔ کسی بات کی امید دلانا (م۔ل) معروف لفظ ہے۔ اور یہ یکطرفہ ہوتا ہے۔ اور اَخْلَفَ الْوَعْدَ بمعنی وعدہ کا ایفا یا پورا نہ کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَقَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَکُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّکُمْ فَاَخْلَفْتُکُمْ (۱۴/۲۲)

جب (حساب کتاب کا) کام فیصل ہو چکے گا تو شیطان کہے گا۔ ایک وعدہ تم سے اللہ نے کیا تھا جو سچا وعدہ تھا اور جو وعدہ میں نے تم سے کیا تھا وہ میں پورا نہیں کر رہا۔

۲۔ وَعِیْد: ایسا وعدہ ہے جو شر پر مبنی ہو (م۔ل) تہدید۔ دھمکی۔ ڈراوا۔ ارشادِ باری ہے:

فَذَکِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ (۵۰/۴۵)

سو آپ انہیں قرآن سے نصیحت کیجیے اور اسے بھی جو (عذاب کی) وعید سے ڈرے۔

مَوْعِدَۃ، مَوْعِدًا۔ یہ سب الفاظ وَعَدَ یَعِدُ سے مصدر ہیں وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا وَعِدَۃً وَمَوْعِدًا وَمَوْعِدَۃً اور ان کا معنی وعدہ یا وعدہ کرنا ہے۔ (منجد) اور انہیں معنوں میں یہ قرآن میں استعمال ہوئے ہیں۔

مِیْعَاد: اسم ظرف ہے۔ زمانی کی صورت میں اس کے معنی وعدہ کا وقت اور مکانی کی صورت میں وعدہ کی جگہ ہوگا۔ جیسے فرمایا:

وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ (۸/۴۲)

اور اگر تم (جنگ کے لیے) آپس میں اقرار کر لیتے تو وقت معین (پر جمع ہونے) میں تقدیم و تاخیر ہو جاتی۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

رَبَّنَآ اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ (۳/۹)

اے ہمارے پروردگار! بیشک تو اس روز جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں۔ سب لوگوں کو جمع کر لیگا۔ بیشک اللہ خلاف وعدہ نہیں کرتا۔

۲۔ عَہْد: بمعنی کسی چیز کی پیہم نگہداشت اور خبر گیری کرنا۔ اقرار کرنا۔ اور اس کی حفاظت کرنا (مف) حفاظت کرنا اور پورا کرنا (منجد) اور عَہْد بمعنی وفا۔ دوستی۔ امان۔ ذمہ۔ وصیت اور ولی العہد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (۲۶/۲۱۵) پہلو جھکا دو (تواضع سے پیش آؤ)۔

۸۔ لَمَم: بمعنی کسی بڑے گناہ کی طرف لے جانے والے چھوٹے چھوٹے گناہ جو اس کام میں ممد ثابت ہوں اور اَلَمَّ بمعنی چھوٹے گناہوں کا ارتکاب کرنا (منجد) جیسے زنا سے پہلے کسی غیر عورت کے پاس آنا جانا یا اس سے آزادانہ گفتگو، یا چوری سے پہلے اس کے متعلق صلاح و مشورے سب لمم کی تعریف میں آتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ (۵۳/۳۲) جو لوگ صغیرہ گناہوں کے سوا بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں تو بیشک تیرا پروردگار بڑی بخشش والا ہے۔

ماحصل: (۱) ذَنْب: عام ہے ہر چھوٹے بڑے گناہ کے لیے۔

(۲) خَطَا: ایسا گناہ جو بلا ارادہ سرزد ہو۔

(۳) حُوْب: عائلی معاملات سے تعلق رکھنے والے بڑے گناہ۔ قابلِ زجر گناہ۔

(۴) حِنث: قسم توڑنا۔ عہد و پیمان سے تعلق رکھنے والے بڑے گناہ۔

(۵) اِثْم: گناہ کی طرف طبیعت کا آمادہ رہنا اور وقت آنے پر ارتکاب سے نہ چوکنا۔

(۶) اِجْرَام: بڑے گناہ کا وبال۔

(۷) جُنَاح: گناہ کی طرف میلان۔ حرج کے معنی دیتا ہے۔

(۸) لَمَم: صغیرہ گناہ جو کسی بڑے گناہ کی طرف لے جاتے ہوں۔

۱۵ — گنہگار

کے لیے اِثم سے اَثِم اور اَثِیْم، خَطَا اور خِطْا سے خَاطِی، اِجْرَام سے مُجْرِم کے علاوہ فَاسِق اور فَاجِر کے الفاظ آئے ہیں۔

۱تا۳: اَثِم، اَثِیْم، خَاطِی اور مُجْرِم کی تشریح گناہ میں گزر چکی ہے۔

۴۔ فَاسِق: فَسَقَ بمعنی حق و اصلاح کے رستہ سے ہٹ جانا۔ بدکار ہونا (منجد) اطاعت سے باہر نکل جانا (م۔ل) شرعی احکام کا خیال نہ رکھنا (مف) فَاسِق کا لفظ عادی نافرمان کے لیے بولا جاتا ہے۔ بدکردار۔ تاہم ایسا شخص گناہ کے کام کو گناہ اور نافرمانی سمجھتا ضرور ہے۔ ارشادِ باری ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا (۴۹/۶) اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی بدکار کوئی خبر لیکر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔

۵۔ فَاجِر: (ج فُجَّار، ضد ابرار) فَجَرَ بمعنی کسی چیز کو وسیع طور پر پھاڑنا۔ اور فاجر بمعنی دین کی پردہ دری اور نافرمانی کرنے والا۔ بدکار۔ بدکردار جو گناہ کرتا جائے اور تائب نہ ہو (مف) اور فجود بمعنی گناہوں میں منہمک۔ زانی (منجد) اور فَجَرَ بمعنی ڈھٹائی کرنا۔ ڈھیٹ بن جانا۔ اور فاجر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نرمی برتنا۔

(۳) اَلِهَ: دل کا نرم یعنی رقیق القلب ہونا

(۴) تَلَطَّفَ: کسی کام کے کرنے میں احتیاط اور نرمی کا پہلو اختیار کرنا۔

۱۴۔ نزدیک ہونا۔ کرنا

کے لیے کَادَ (کود) قَرُبَ، دَنَیٰ، اَزِفَ اور زَلَفَ، قَابَ، اِقْتَرَنَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ کَادَ: بمعنی کسی کام کے کرنے کے قریب ہونا (مف) اور بمعنی کوئی کام کرنے پر آمادہ تو ہوا مگر کیا نہیں (م۔ق) یہ افعال مقاربہ سے ہے اور اپنے ساتھ ایک اور فعل چاہتا ہے۔ صرف ماضی اور مضارع استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ (۲/۲۰) قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھوں (کی بصارت) کو اچک لے جائے۔

۲۔ قَرُبَ: نزدیک ہونا (ضد بَعُدَ) اس لفظ کا استعمال عام ہے۔ یعنی فاصلہ، مدت، نسب اور منزلت سب چیزوں کی نزدیکی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اب مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

(۱) فاصلہ کی نزدیکی کے لیے:

اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ (۱۳/۳۱) یا (کوئی آفت) ان کے مکانات کے قریب نازل ہوتی رہے گی۔

(۲) فاصلہ کی نزدیکی کے لیے:

وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ۔ (۲/۲۲۲) جب تک تمہاری عورتیں (حیض سے) پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ۔

(۳) نسب کی نزدیکی کے لیے:

لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى۔ (۵/۱۰۶) ہم اس شہادت کا کچھ عوض نہیں لیں گے اگرچہ ہمارا رشتہ دار ہی ہو۔

(۴) منزلت کی نزدیکی کے لیے:

وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (۲/۲۳۷) اگر معاف کردو تو قریب ہے پرہیزگاری سے۔

منزلت اور وقت کی نزدیکی کے لیے اِقْتَرَبَ کا لفظ زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (۹۶/۱۹) سجدہ کرو اور نزدیک ہو۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (۵۴/۱) قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔

اور منزلت کی نزدیکی کے لیے قَرَّبَ کا لفظ خصوصًا استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ کسی کو قریب کرنا کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى (۶/۹۵) بیشک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑتا (اور اس سے درخت اگاتا) ہے۔

دوسرے مقام پر ہے:

فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ (۲/۲۶۱) ہر ایک بالی میں سو سو دانے ہوں۔

۴۔ خَرْدَل: بمعنی رائی۔ واحد خَرْدَلَۃٌ (منجد) حَبَّةٌ مِّنْ خَرْدَلٍ۔ بمعنی رائی کا دانہ۔ اس لفظ کا استعمال اقل ترین مقدار ظاہر کرنے کے لیے بھی آتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا (۲۱/۴۷) اگر کسی کا کوئی عمل رائی کے دانہ کے تول برابر بھی ہو گا تو ہم اسے لا موجود کریں گے۔

۵۔ بَصَل: بمعنی پیاز واحد بَصَلَۃٌ (منجد)

۶۔ فُوْم: بمعنی گندم یا گیہوں۔ اور بعض نے کہا ہے فُوْم دراصل ثُوْم ہی ہے جس کے معنی لہسن کے ہیں (مف) اور فُوْم بمعنی لہسن۔ گیہوں۔ چنا۔ روٹی اور ہر وہ غلہ جس کی روٹی پکائی جائے۔ (منجد) اور فُوْم کا واحد فُوْمَۃ اور بمعنی بالی گندم اور تفویم بمعنی روٹی پکانا۔ اور فامی بمعنی نانبائی (م۔ق)

۷۔ عَدَس: بمعنی مسور۔ واحد عَدَسَۃ (منجد)

۸۔ قِثَّاء اور قُثَّاء: بمعنی کھیرا۔ ککڑی مقثاۃ۔ کھیرے ککڑی وغیرہ پیدا ہونے کی جگہ (ج مقاثی) (منجد) ارشاد باری ہے:

مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّاۗىِٕهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا (۲/۶۱) جو نباتات زمین سے اگتی ہے اس کی ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز سے . . .

ج ۔ درخت کے حصے

۱۔۲۔ اصل اور اعجاز کے لیے دیکھیے ۔ جڑ

۳۔ جِذْع: بمعنی تنا کا اوپر کا حصہ (ج جذوع) اور جذع الانسان انسان کا دھڑ۔ ہاتھوں، ٹانگوں اور سر کے علاوہ جسم انسانی (منجد) ارشاد باری ہے:

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ (۱۹/۲۵) اور اے مریم! کھجور کے درخت کے تنا کو اپنی طرف ہلاؤ۔

۴۔ سُوْق اور سَاق: سَاق بمعنی پنڈلی۔ اور سَاقُ الشَّجَرَۃِ بمعنی درخت کا تنا (منجد) یعنی نچلا حصہ۔ اور اس کی جمع سُوْق آتی ہے۔ ارشاد باری ہے:

فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ (۳۸/۳۳) پھر وہ (سلیمانؑ) ان گھوڑوں کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

اور کبھی سُوْق بطور واحد بھی استعمال ہوتا ہے۔ بمعنی درخت کا تنا یا ڈنٹھل۔ (اور اس کا دوسرا معنی بازار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ